بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمۃ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ ۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں، روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انھوں نے پہچانا ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو ولعب سے دور رہتی ہے۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ مُرْخًى عَلَيْهِ سِتْرُهُ ، فَقَالَ : يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ : رُوحَ الْحَيَاةِ فَبِهِ دَبَّ وَ دَرَجَ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ نَهَضَ وَ جَاهَدَ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ أَكَلَ وَ شَرِبَ وَ أَتَى النِّسَاءَ مِنَ الْحَلَالِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ آمَنَ وَ عَدَلَ وَ رُوحَ الْقُدُسِ فَبِهِ حَمَلَ النُّبُوَّةَ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَزْهُو وَالْأَرْبَعَةُ الْأَرْوَاحِ تَنَامُ وَ تَغْفُلُ وَ تَزْهُو وَ تَلْهُو وَ رُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفضل خدا نے نبی میں پانچ روحیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اُٹھتا اور جہاد کرتا ہے روح شہوت جس سے کھاتا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے (روح یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے) روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ مائل دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہیں غافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

پچپنواں باب

وہ روح جس سے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

(بَابُ) ۵۵

الرُّوحِ الَّتِي يُسَدِّدُ اللهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الشوریٰ
اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : «وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ»[۲] ۵۲/
قَالَ : خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُخْبِرُهُ وَ يُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسولؐ کے بعد وہ آئمہ کے ساتھ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[۱] وَ أَنَا حَاضِرٌ ـ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا» ، فَقَالَ : مُنْذُ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ الرُّوحَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّهُ لَفِينَا.

۲۔ اسباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے درآنحالیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا "وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا" امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی) وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : بنی اسرائیل
سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» ۸۵/
قَالَ : خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَ هُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "یسئلونک عن الروح" کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی قوتوں میں سے ایک ہے۔

۴ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْر ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ : خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَىٰ ، غَيْرِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الأَئِمَّةِ يُسَدِّدُهُمْ وَلَيْسَ كُلُّ مَا طُلِبَ وُجِدَ.

۴ ۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آیہ یسئلونک عن الروح ، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے بڑی ہے سوائے حضرت رسول خداؐ کسی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ انسان جس امر کی خواہش رکھے اسے پا ہی لے ۔

۵ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَهُوَ عِلْمٌ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالِمُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَؤُونَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ أَوْجَبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ » ثُمَّ قَالَ : أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ أَيُقِرُّونَ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ [لِي]: بَلَىٰ قَدْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّىٰ بَعَثَ اللهُ تَعَالَىٰ الرُّوحَ الَّتِي ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلَّمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْفَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللهُ تَعَالَىٰ مَنْ شَاءَ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْداً عَلَّمَهُ الْفَهْمَ.

۵ ۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کے متعلق کہ کیا اس سے مراد یہی ہے کہ لوگوں کے منہ سے حاصل ہو یا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا یہ آیت نہیں پڑھی ۔ وکذلک اوحینا الیک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے ۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ، وہ کیا کہتے ہیں ۔ فرمایا ۔ ہاں ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپؐ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیۂ الٰہی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے ۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ ، أَلَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ ـ فَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَى الرَّجُلِ ـ فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ قُلْتَ عَظِيماً مِنَ الْقَوْلِ ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِنَّكَ ضَالٌّ تَرْوِي عَنْ أَهْلِ الضَّلَالِ ، يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «أَتَى أَمْرُ اللهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ» (نحل ۱۶/۱-۲) وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ ۔ فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکرر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

چھپنواں باب

امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(بَابُ) ۵۶

وَقْتِ مَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَتَى يَعْرِفُ الْأَخِيرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب پاتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔